

رواۃ دہیل کی حدیثی خدمات - تحقیقی مطالعہ

بشیر احمد درس *

ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو **

The knowledge and study of Hadith reached Indian shores right from the times of the rightly guided caliphs. Many companions and the Tabi'un arrived to this land during that time. It was because of these blessed people that the study of hadith flourished on the Indian subcontinent. When Muhammad Bin Qasim conquered India, there were many scholars of hadith and mohaditheen who came along. With the influx of these laureates, the formal movement towards excellence in the sciences of hadith commenced on this land. It was because of this movement that the land of Sindh became a house of the most learned scholars of that time. This includes the great Imams such as Imam Auzai, Imam Abd Bin Humaid, Imam Maqbool Shami and others. The knowledge of wisdom of these scholars not only illuminated the land of Sindh but also became a beacon of light for the whole Muslim ummah. There great works are still read, memorized, consulted with, and transmitted by the Muslims across the globe. These scholars became a source of transmission of the noble ahadith in the Indian subcontinent and prepared many students who spent their lives carrying the noble prophetic message to all corners of the globe. It was because of untiring and selfless efforts of these noble scholars that many great centres for learning and transmission of hadith were establish in Sindh. The most renowned of them are Mansura and Dibal. The extent of transmission and narration of hadith from Dibal was to such a large extent that it was considered a parallel to Baghdad in terms of intellectual achievements that stemmed from here. The scholars of this area made highly significant contribution to the study of hadith and its transmission. In the present articles, we have presented an overview of the some of the major scholars of this era and how this intellectual revolution contributed to the development and strengthening of the sciences of hadith.

Keywords: Hadith, Dibal, Transmission, Mansura, Tabi'un, Sindh

تعارف:

برِ صغیر میں علم حدیث کی اشاعت تو پہلی صدی ہجری میں ہی ہو چکی تھی کیوں کہ خلفاء راشدین کے دور میں کئی صحابہ اور تابعین عظام کی بر صغیر پاک و ہند میں آمد ہو چکی تھی۔ انہی ہستیوں کی قدم بوسی کی بدولت ہندو سندھ میں علم روایت حدیث کو بے حد فروغ ملا۔ اور جب محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا تو ان کے قافلے میں بے شمار محدثین کرام تھے جن کی سندھ آمد سے سندھ میں باقاعدہ

* پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ ثقافت اسلامیہ و تقابل ادیان، سندھ یونیورسٹی، جامشورو۔

** سابق ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز، سندھ یونیورسٹی، جامشورو۔

روایت حدیث کی ایک تحریک کا آغاز ہوا۔ اسی تحریک کے مرہون منت سندھ سے، امام اوزاعی، امام عبد بن حمید، امام مکحول شامی اور بہت سارے عظیم محدثین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے سندھ اور پورے عالم اسلام میں روایت حدیث کے ذریعے تشنگان علم کو سیراب کیا، ان سندھی محدثین کی وجہ سے سندھ کے کئی شہروں قرون اولیٰ میں روایت حدیث کا مرکز بن چکے تھے جن میں سرفہرست منصورہ اور دیبل ہیں، دیبل کی رواۃ حدیث کی وجہ سے دیبل کو بغداد سے تشبیہ دی جانے لگی۔ یہاں کے محدثین نے علم روایت حدیث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس تحقیقی مضمون میں انہی عظیم محدثین کی حدیثی خدمات کا ایک مختصر سا جائزہ لکھا جائے گا۔

دیبل کا محل وقوع:

علامہ حموی کہتے ہیں کہ دیبل (دال کی فتح، یاسکون اور باء کے ضمے کے ساتھ) بحر ہند کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے جس کا طول مغرب میں 92/ درجہ 20 دقیقہ اور عرض جنوب میں 24 درجہ 30 دقیقہ ہے۔ یہ ایک بندرگاہ ہے۔ جس سے گزر کر لاہور اور ملتان کے دیاء بحر ہند میں پہنچتے ہیں یہیں سے دیبل کی مصنوعات بیرون ملک بھیجی جاتی ہیں۔ صاحب تقویم البلدان کے بقول یہاں کی مصنوعات بیرون ملک بھیجی جاتی تھیں۔ صاحب تقویم البلدان کے بقول یہاں بھیڑیے بہت ہیں، کھجور، بصرہ سے منگائی جاتی ہے۔ بلاذری لکھتے ہیں کہ حام بحرین و عمان: مغیرہ بن ابوالعاص ثقفی نے دور فاروقی میں اپنے بھائی عثمان بن العاص کو خلیج دیبل روانہ کیا جہاں ان کی دشمن سے مڈ بھیڑ ہوئی اور وہ کامیاب ہوا۔ آگے لکھتے ہیں پھر محمد بن قاسم ثقفی حجاج کے زمانے میں مکران آئے، یہاں کئی دن قیام کیا۔ قزلبور "کنجہ پور آرمائیل" کو فتح کیا پھر جمعے کو دیبل پہنچے حسن اتفاق کہ افراد ہتھیار اور ساز و سامان سے لدی ہوئی کشتیاں بھی آپ کی مدد کو آ پہنچیں، دیبل پہنچ کر آپ نے خندق کھودی، اس پر تیر انداز بٹھائے اور منجنیق نصب کی، دیبل میں بہت بڑا بت خانہ تھا جس پر ایک طویل سرخ پرچم ہمہ وقت لہراتا رہتا تھا، محمد بن قاسم نے وہ پرچم گرا دیا، جس سے کفار کی بد شکونی اور بے چینی مزید بڑھ گئی، بڑی لاکار کے بعد وہ باہر نکلے، پھر جلد ہی پسپا ہو کر قلعہ بند ہو گئے۔ سالار لشکر کے ایماء پر سیڑھیاں لائی گئیں جن پر چڑھ کر بزور فتح کر لیا گیا۔ سندھ کے راجہ داہر کا عامل بھاگ پڑا اور ان کا سب سے بڑا پجاری گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔ محمد بن قاسم نے وہاں ایک مسجد تعمیر

کی اور 4000/ نفوس کو آباد کیا ابن جوزی کتاب المنتظم میں لکھتے ہیں کہ ذی الحجہ 280ھ میں دیبل سے ایک خط آیا جس کے الفاظ یہ تھے:

"16 شوال کو یہاں چاند گہن ہو گیا، پھر اخیر شب میں کچھ روشنی ہوئی جہاں صبح سے عصر تک شدید اندھیرا رہا، عصر کے وقت سیاہ آندھی چلی، جس کا سلسلہ تہائی رات تک جاری رہا، اس کے بعد زلزلہ آیا جس میں چند مکانات کے علاؤ پورا شہر کھنڈر ہو گیا، خط لکھے جانے تک 20000 افراد دفن کئے جا چکے ہیں۔ ملے سے لاشیں نکالنے اور دفن کرنے کا سلسلہ تاحیزی جاری ہے۔ ملبوں سے برآمد انسانی لاشوں کی تعداد بقول بعض ایک لاکھ پچاس ہے۔ امام سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں بھی اس کا مختصر تذکرہ کیا ہے، زلزلے کا یہ واقعہ خلیفہ ابو العباس احمد معتضد باللہ کے عہد کا ہے۔ دیبل کا دوسرا نام ٹھٹھ ہے جو شہر کراچی کے قریب آباد تھا۔"¹

علامہ حموی کہتے ہیں کہ دیبل (دال کی فتح، یاء کے سکون اور باء کے ضم کے ساتھ) برہند کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے جس کا طول مغرب میں 92 درجہ 20 دقیقہ اور عرض جنوب میں 24 ہے۔ بلاذری لکھتے ہیں کہ:

واختط محمد للسلین بھا وبنی مسجد اوانزلھا اربعة آلاف

"محمد بن قاسم نے وہاں مسلمانوں کی رہائش کیلئے علاقہ مخصوص کیا اور وہاں پر مسجد بنوائی اور چار ہزار مسلمانوں کو آباد کیا۔"

قاضی اطھر مبارکپوری لکھتے ہیں کہ:

حال ہی میں دیبل کی کھدائی کے درمیان ایک مسجد نکلی جس پر کتبہ (109) تسع و مائے کا ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ محمد بن قاسم کے زمانے کی مسجد ہے مگر یہ مسجد بعد کی معلوم ہوتی ہے۔ یا پھر یہ سنہ اس کی مرمت یا تجدید تعمیر کا ہے۔²

دیبل کا محل وقوع کراچی کے آس پاس تھا، بعض کے نزدیک کراچی کی بندرگاہ کیمڑی سے کچھ فاصلے پر جو جزیرہ منوڑہ نامی ہے اور اس کے پہاڑ پر قدیم قلعہ ہے یہی دیبل تھا، اور محمد بن قاسم نے جو مینار گرایا تھا وہ اسی کا مینار تھا، بعض نے شہر ٹھٹھ کو دیبل بتایا ہے، یا قوت حموی کے بیان سے دیبل وہ مقام ہے جو شہر کراچی کے شمال مشرق میں تقریباً پچاس میل پر آج ڈابے جی نام سے مشہور ہے اور اسی نام کا ریلوے اسٹیشن بھی ہے، اسٹیشن سے چند فرلانگ پر ساحل پر ایک قلعہ کے نشان ملے ہیں، پورا قلعہ مٹی کی تہہ میں

دبا ہوا برآمد ہوا ہے، کھدائی کے دوران کچھ قبریں بھی پائی گئیں ہیں جن میں مردوں کے ڈھانچے صحیح و سالم موجود ہیں، ان کو محکمہ آثار قدیمہ نے آئینے کے خول میں محفوظ کر دیا ہے۔ ان ڈھانچوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلمان شہداء ہیں جو دیبل کی فتح کے وقت شہید ہوئے تھے، بعض لاشوں کے اندر تیرپوست ہیں، تیر کا حصہ بھی اس طرح محفوظ ہے، اس قلعہ کے نیچے سندھ کی قدیم صنعت رنگ سازی کے ایک بڑے کارخانے کے نشان بھی برآمد ہوئے ہیں۔ اس مقام کا نام ممکن ہے دیبل سے بدل کر ڈابے جی ہو گیا ہو۔³

تمیم بن زید قینی

قرون اولیٰ میں دیبل مرکز روایت حدیث:

قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ:

دیبل کا شہر سندھ میں محدثین اور رواۃ حدیث کا سب سے پہلا اور سب سے اہم مرکز تھا اور اس بارے میں یہ منصورہ سے بہت آگے تھا۔ یہاں کے علماء خاص طور پر عالم اسلامی سے تعلق رکھتے تھے اور ہر ملک میں ان کی آمد و رفت جاری تھی۔⁴

مزید لکھتے ہیں کہ: "اس دور میں سندھ کے دو شہر دیبل اور منصورہ عراق کے شہر کوفہ اور بصرہ کی ہمسری کر رہے تھے سندھ کے یہ دونوں مراکز اسلامی علوم و فنون، تہذیب اور تمدن اور دینی ذہن و مزاج کے گہوارے تھے۔"⁵

علامہ ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی لکھتے ہیں:

دیبل مدینۃ مشہورۃ علی ساحل بحر الہند وقد ینسب الیہا قوم من الرواۃ۔ دیبل بحر ہند کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے جس کی طرف رواۃ حدیث کی ایک بڑی تعداد منسوب ہے۔"⁶

اس مختصر مضمون میں دیبل کے جن محدثین کرام کی روایات کتب حدیث میں مروی ہیں ان کا مختصر تعارف اور ان کی خدمات حدیث کا مختصر تجزیاتی جائزہ تحریر کیا جائے گا:

(1) ابو جعفر محمد بن ابراہیم الدیبلی، المکی:

ابو جعفر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن فضل الدیبلی، مکی۔⁷

یاقوت حموی لکھتے ہیں کہ:

الديبل بفتح أوله وسكون ثانيه وباء موحدة مضمومة ولام مدينة مشهورة على ساحل بحر الهند والديبل في الإقليم الثاني طولها من جهة المغرب اثنتان وتسعون درجة وعشرون دقيقة وعرضها من جهة الجنوب أربع وعشرون درجة وثلاثون دقيقة وهي فرضة وإليها تفضي مياه لهور ومولتان فتصب في البحر الملح وقد نسب إليها قوم من الرواة منهم أبو جعفر محمد بن إبراهيم الديبلي

علامہ حموی کہتے ہیں کہ دیبل (دال کی فتح، یاسکون اور باء کے ضمے کے ساتھ) بحر ہند کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے جس کا طول مغرب میں 92/ درجہ 20 دقیقہ اور عرض جنوب میں 24 درجہ 30 دقیقہ ہے۔۔۔ یہ ایک بندر گاہ ہے۔ جس سے گزر کر لاہور اور ملتان کے دریا بحر ہند میں پہنچتے ہیں یہیں سے دیبل کی مصنوعات بیرون ملک بھیجی جاتی ہیں۔ دیبل بحر ہند کے ساحل پر ایک مشہور شہر ہے جس کی طرف رواۃ حدیث کی ایک بڑی تعداد منسوب ہے اور ان میں ایک ابو جعفر محمد بن ابراہیم دیبلی بھی ہیں۔⁸ علامہ سمعانی لکھتے ہیں کہ: "میٹھا پانی ملتان، لاہور و سندھ اور کشمیر سے میٹھا پانی دیبل میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے سمندر میں چلا جاتا ہے وہاں کے مشہور محدث ابو جعفر محمد بن عبداللہ دیبلی ہیں جو بعد میں مکہ میں جا کر رہے تھے"⁹

وفات :

جمادی الاول سنہ 322ھ میں پیدا میں وفات پائی۔

احادیث کا تجزیاتی جائزہ

احادیث کی تعداد:

ابو جعفر محمد بن ابراہیم سے بھی زیادہ تعداد میں روایت مروی نہیں ہیں ایک استقراء تحقیقی کے بعد اگر روایات کی تمام اسناد کو ملا کر شمار کیا جائے تو کل تعداد 30 سے تجاوز نہیں کرے گی، کچھ کتب سے روایات کی تعداد ایک ٹیبل کی صورت میں دی جا رہی ہے:

الرقم	کتاب حدیث	احادیث کی تعداد
1	سنن الکبریٰ - بیہقی	4
2	معجم بن عساكر	2
3	شعب الایمان - بیہقی	3

جن محدثین کرام سے آپ کی روایات کتب حدیث میں موجود ہیں ان کی فہرست محولہ مندرجہ ذیل دی گئی ہے اور اسی میں آپ سے روایت کنندگان کی فہرست بھی دی جا رہی ہے:

الرقم	روی عنہ	مروی عنہ	کتاب کا نام
1	ابوالحسن بن بشران	بو عبد اللہ: محمد بن علی بن زید الصائغ	السنن الکبریٰ 5/262
2	ابوالحسن بن فراس	سعید بن عبد الرحمن	السنن الکبریٰ 10/161
3	ابو بکر عبد اللہ بن محمد سکری	محمد بن علی بن زید صائغ	شعب الایمان — بیہقی 375/2
4	ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصبحانی		شعب الایمان — لبیہقی 365/7
5	ابوالحسن احمد بن ابراہیم بن فراس	ابو عبید اللہ مخزومی	معجم ابن عساکر 1/220

امام ذہبی نے شیوخ اور تلامیذ کے اسماء گرامی یہ تحریر کئے ہیں:

شیوخ: ابو بکر بن مقرئ، ابو احمد حاکم، محمد بن یحییٰ بن عمار دمیاطی، احمد بن ابراہیم بن فراس۔

تلامیذ: محمد بن زبور، سعید بن عبد الرحمن المخزومی، حسین بن حسن المروزی وغیرہ۔¹⁰

روایت حدیث میں مقام:

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ: وکان مسند الحرم فی وقتہ

اپنے زمانے میں حرم کی مسند پر فائز تھے۔¹¹

(2) عبد الرحیم بن یحییٰ دیلمی:

عبد الرحیم بن یحییٰ دیلمی کے تفصیلی حالات کتب رجال حدیث میں مل نہیں سکے البتہ ان کی دور روایات

کتب احادیث میں مروی ہیں:

الرقم	کتاب حدیث	احادیث کی تعداد
-------	-----------	-----------------

1	المعجم الاوسط	1
1	المعجم الصغير	2

ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ ان سے روایت کرنے والے ابراہیم بن موسیٰ توزی ہیں اور آپ عبدالرحمن بن مغراء سے روایت کرتے ہیں۔ کتب رجال سے آپ کی سن ولادت یا وفات کا پتا نہیں چل سکا۔ البتہ ان کے شاگرد ابراہیم بن موسیٰ کی وفات 303ھ میں ہوئی¹² جس سے پتا چلتا ہے کہ آپ دوسری اور تیسری صدی کی راوی ہیں۔

(3) ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلمی سندھی:

آپ مشہور محدث محمد بن ابراہیم دیلمی کے صاحبزادے ہیں، آپ چوتھی صدی کے محدث تھے قاضی اطهر مبارکپوری لکھتے ہیں: "ابراہیم بن محمد بن ابراہیم چوتھی صدی کے ہیں کیوں کہ ان کے والد کی وفات 322 میں ہوئی۔"¹³

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم کی روایات کی تعداد زیادہ نہیں ہے ایک استقراء تحقیقی کے بعد اگر روایات کی تمام اسناد کو ملا کر شمار کیا جائے تو کل تعداد 15 سے تجاوز نہیں کرے گی، کچھ کتب سے روایات کی تعداد مندرجہ ذیل ٹیبل میں دی جا رہی ہیں:

الرقم	کتاب حدیث	احادیث کی تعداد
1	امالی ابن بشران	1
2	سنن الکبریٰ - بیہقی	1
3	شعب الایمان - بیہقی	4
4	جزان من امالی ابی مطیع (مخطوط)	1

جن محدثین کرام سے آپ کی روایات کتب حدیث میں موجود ہیں ان کی محولہ فہرست مندرجہ ذیل دی گئی ہے اور آپ سے روایت کنندگان کی فہرست بھی دی جا رہی ہے:

راوی کا نام: ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلمی		
روی عنہ	مروی عنہ	کتاب کا نام

1	ابو قاسم عبدالملک بن محمد بن محمد بن علی بن زید الصائغ	ابو عبداللہ: محمد بن علی بن زید الصائغ	امالی ابن بشران 101/1
2	ابو الحسین بن بشران		السنن الکبریٰ 5/262
3	ابو محمد عبداللہ بن یوسف الاصبہانی	محمد بن علی بن زید صائغ	شعب الایمان - بیہقی 163/13
5	ابو سعید محمد بن علی بن عمرو	ابو عبید اللہ مخزومی	جزئان من امالی ابی مطیع (مخطوط) 20/1

روایت حدیث میں آپ کے مقام کے حوالے سے محدثین کے آراء کتب رجال سے نہ مل سکے اور نہ ہی آپ کے سن وفات کا ذکر ملتا ہے۔

(4) ابو قاسم حسین بن محمد بن اسد دیلمی:

تاریخ دمشق کے مطابق انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی تھی اور وہاں کے محدث ابو صالح حسن بن زکریا علاف اور محمد بن یحییٰ مروزی، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن حجاب بن ثابت، ابو یعلیٰ موصلی، حسن بن علویہ قطان، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری سے شرف تلمذ حاصل کیا اور ان کے درس حدیث میں تمام بن محمد، عبد الرحمن بن عمر بن نصر، ابو عباس بن سمسار وغیرہ شامل رہے۔ ابن عساکر ان سے ایک روایت سند کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

أخبرنا أبو محمد عبد الكريم بن حمزة نا عبد العزيز بن أحمد أنا تمام بن محمد أنا أبو القاسم الحسين بن محمد بن أسد الديلمي قراءة عليه سنة أربعين وثلاثمائة قال في حديث آخر بدمشق نا أبو صالح الحسن بن زكريا العلاف نا أبو جعفر محمد بن طريف نا عبد الله بن إدريس عن أبيه عن حبيب بن أبي ثابت عن أبيه عن عطاء عن جابر بن عبد الله أن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) باع مدبرا غريب صحيح

"عطاء، جابر بن عبد اللہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبر غلام کو بیچا تھا" 14 حسین بن محمد بن اسد دمشقی کے تفصیلی حالات کتب رجال حدیث سے معلوم نہ ہو سکے۔

(5) خلف بن محمد دیبلی:

قاضی محمد اطھر مبارکپوری لکھتے ہیں کہ: "خلف بن محمد دیبلی چوتھی صدی ہجری سے تعلق رکھتے ہیں خطیب بغدادی اور علامہ سمعانی کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ محدثین سندھ سے، سندھ میں روایت حدیث کا سلسلہ چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوا ہے۔" ¹⁵

امام بغدادی (وفات 463ھ) لکھتے ہیں کہ انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہ علی بن موسیٰ دیبلی روایت سے کرتے ہیں اور ان سے ابو حسن ابن جندی روایت کرتے ہیں ¹⁶

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ان کی مروی شدہ یہ روایت نقل کی ہے:

"أخبرني أبو نصر أحمد بن محمد بن أحمد بن عمر الوتار، قال: أخبرنا أحمد بن عمران، قال: حدثني خلف بن محمد الديبلي الموزيني صدقنا، قال: حدثنا علي بن موسى الديبلي بالديبل، قال: حدثنا داود بن صغير. وأخبرنا أحمد بن محمد العتيقي، قال: حدثنا علي بن عمر الحربي، قال: حدثنا عبيد الله بن عبد الله الصيرفي أبو العباس في درب الثلج، قال: حدثنا داود بن صغير، قال: حدثنا أبو عبد الرحمن الشامي النواء، عن أنس بن مالك، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "كلام أهل السموات لا حول ولا قوة إلا بالله" ¹⁷

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان والوں کا کلام لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(6) ابو موسیٰ دیبلی:

ابو موسیٰ دیبلی کے سن ولادت یا وفات کو کسی بھی کتب رجال میں کچھ مذکور نہیں ہے البتہ قاضی اطھر مبارکپوری کی تحقیق کے مطابق آپ تیسری صدی کے محدث ہیں ¹⁸

آپ سے چند اقوال منقول ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا رجحان روایت کے مقابلے میں تصوف کی طرف زیادہ تھا۔ ان سے ایک ہی حدیث منقول ہے جسے وہ اپنے استاذ اور ماموں ابو یزید بسطامی سے بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں آپ کے شاگرد علی بن جعفر بغدادی ہیں اس روایت کی سند سیدہ ام سلمہ تک پہنچتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی لشکر کا ذکر کیا گیا جو کہ دھنسا دیا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ تفصیلی کیلئے ملاحظہ ہو ¹⁹

(7) احمد بن محمد بن ہارون ابو بکر رای دیبلی:

ابو علاء قاضی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر احمد بن ہارون نے ان کی ولادت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے خود بتایا تھا کہ ان کی پیدائش 275ھ (دیبل) میں ہوئی۔ بعد میں آپ رے چلے گئے تھے جس کی وجہ سے رازی کہلائے اور بغداد کے علاقے حربیہ میں رہائش اختیار کرنے کی وجہ سے آپ کو حربی بھی کہا جاتا ہے۔

آپ نے حسن بن ہیشم سے عاصم کے لہجے پر قرأت سیکھی۔

امام بغدادی اپنی سند سے ان سے یہ روایت بیان کرتے ہیں:

أخبرنا الحسن بن الحسين النعالي أخبرنا أحمد بن محمد بن هارون الرازي الحربي أخبرنا جعفر بن محمد الفريابي حدثنا محمد بن عابد حدثنا الهيثم بن حميد حدثني العلاء بن الحارث وأبو وهب عن مكحول عن أبي أسماء الرحبي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثوبان بينا أنا أمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ مر برجل يحتجم بعد ما مضى من شهر رمضان ثمان عشرة فقال رسول الله أفطر الحاجم والمحجوم²⁰

ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ تو ایک شخص گزرے جس نے سنگی کروائی تھی رمضان کے اٹھارہ روزے گزر چکے تھے آپ نے فرمایا کہ سنگی کرنے اور کروانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ کی وفات 370ھ 21 رجب کو ہوئی تھی۔²¹

(8) ابو عباس محمد بن محمد بن عبد اللہ وراق دیبلی

"نیک عالم تھے اور ابو خلیفہ فضل بن حباب جمحی اور جعفر بن محمد بن حباب جمحی اور جعفر بن محمد بن حسن فریابی اور عبدان بن احمد بن موسیٰ عسکری، محمد بن عثمان بن ابی سدید بصری وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے حاکم ابو عبد اللہ نے سماع کیا آپ کی وفات رمضان سنہ 345ھ میں ہوئی۔ ابو عمرو بن نجید نے آپ کی جنازہ نماز پڑھائی"²²

ان کے تفصیلی حالات اور روایات کے حوالے سے زیادہ معلومات کتب حدیث و رجال میں درج نہیں۔

(9) احمد بن عبد اللہ دیلمی

آپ علم کی طلب میں سفر کرنے والے پہلے لوگوں میں سے ہیں، آپ زاہد، فقیر، عبادت گزار تھے ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے دنوں میں وہ نیشاپور میں رہے۔۔۔ وہاں شادی کی انہوں نے بصرہ میں ابو خلیفہ قاضی سے اور بغداد میں جعفر بن محمد فریابی سے، مکہ میں فضل بن محمد جندی اور محمد بن ابراہیم دیلمی سے، مصر میں علی بن عبد الرحمن اور محمد بن زیان سے، دمشق میں ابو حسن احمد بن عمر، بیروت میں ابو عبد الرحمن مکحول سے اور بحران ابو عروبہ حسین بن ابی معشر سے، تستر میں احمد بن زہیری تستری سے، عسکر میں عبدان بن احمد سے نیشاپور میں ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے اور ان سے حاکم ابو عبد اللہ حافظ نے سماع حدیث کیا آپ کی وفات نیشاپور میں 343 ھ میں اور حیرہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔²³

(10) شعیب بن محمد دیلمی:

علامہ سمعانی "الانساب" میں لکھتے ہیں

وأبو القاسم شعیب بن محمد بن أحمد بن شعیب بن بزیع بن سوار الديلمی المعروف بابن أبي قطران الديلمی، قدم مصر وحدث بها، قال أبو سعيد ابن يونس: كتبت عنه. کہ ابو القاسم شعیب بن محمد بن احمد بن سعید بن بزیع بن سوار دیلمی (معروف بن ابن ابو قطعان) مصر آئے اور وہاں درس حدیث دیا۔ ابو سعید بن یونس نے بتایا کہ میں نے شعیب بن محمد سے احادیث لکھیں۔²⁴ آپ سے کتب حدیث میں مروی شدہ روایت صرف ایک ہی مل سکی ہے جو یہ ہے:

أخبرنا سليمان، أنا أبو بكر بن مردويه، نا محمد بن عبد الله ابن إبراهيم، نا محمد بن يونس العللاء بن عمرو، نا أبو إسحاق الفزاري. قال أبو بكر بن مردويه: وحدثنا محمد بن فارس بن حمدان، نا شعیب بن محمد الديلمی، نا سهل بن صقیر، نا أبو إسحاق الفزاري، عن سفیان، عن آدم ابن علي، عن ابن عمر - رضي الله عنه - قال: بينما النبي - صلى الله عليه وسلم - جالس وعنده أبو بكر - رضي الله عنه - عليه عباءة قد خلها على صدره بخلال، إذ نزل عليه جبريل - عليه السلام - فأقرأه من الله السلام. وقال له: يا رسول الله مالي أرى أبا بكر عليه عباءة قد خلها على صدره بخلال. قال: " يا جبريل أنفق ماله علي قبل الفتح "، قال: فأقرئه من الله السلام. وقل

لہ: يقول لك ربك: أراض أنت عني في فقرك أم ساخط؟ قال: فالتفت النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى أبي بكر فقال: " يا أبا بكر هذا جبريل يقرئك من الله السلام ويقول لك: أراض أنت عني في فقرك هذا أم ساخط؟ " قال فبکی أبو بكر - رضي الله عنه - وقال: أعلى ربي أغضب، أنا عن ربي راض، أنا عن ربي راض.

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس ابو بکر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے چار اوڑھی ہوئی تھی جو انہوں نے سینے کے درمیان سے گزاری ہوئی تھی اس وقت پر آپ کے پاس جبریل آئے اور اللہ کی جانب سے سلامتی کے پیغام دیئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابو بکر کو کیا ہوا ہے انہوں نے چادر کو اس طرح اوڑھا ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جبریل انہوں نے اپنا مال فتح سے پہلے ہی خرچ کر دیا ہے جبریل نے کہا ان کیلئے بھی رب کی طرف سلامتی کا پیغام ہے ان سے کہئے کہ تمہارا رب کہتا ہے تم مجھ سے اس غربت میں راضی ہو یا نہیں ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر کو جبریل کا یہ پیغام پہنچایا تو ابو بکر رونے لگے کیا میں اپنے رب سے ناراض ہو سکتا ہوں میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔²⁵

خاتمۃ البحث:

عہد خلافت راشدہ میں مسلمانوں کی برصغیر میں آمد ہو چکی تھی سرزمین ہندو سندھ کو 25 صحابہ کرام اور 42 تابعین کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا بعد کے دور میں کئی اتباع تابعین کی آمد بھی ثابت ہوتی ہے، ان میں کئی ایسے بھی تھے جنہوں نے مستقل طور پر سندھ میں رہائش اختیار کر لی تھی یہی وجہ ہے کہ سندھ قرون اولیٰ میں علم حدیث کا گہوارہ بن چکا تھا، سندھ کے کئی شہروں سے مقامی علماء نے نہ صرف تدوین حدیث میں حصہ لیا بلکہ علم حدیث میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا، ان باکمال لوگوں نے نہ صرف سندھ اور ہند کو علم حدیث سے سیراب کیا بلکہ عرب کے ممالک میں کئی متلاشیان علم ان سے علم حدیث حاصل کر کے سیراب ہوئے۔ سندھ کے کئی مراکز حدیث کی طرح دیبل کے رواۃ حدیث بھی روایت حدیث میں مشہور ہوئے اور دیبل کو بغداد ثانی بنا دیا۔

حوالہ جات و حواشی

¹ مبارکپوری، مولانا قاضی محمد اطھر، سندھ و ہند کی قدیم شخصیات، ناشر مکتبۃ خدیجہ الکبریٰ اردو بازار

کراچی۔ ص 60

² خلافت امویہ اور ہندستان ص 372 ناشر اسلامک پبلیشنگ ہاؤس

³ اسلام کا نظام اراضی ملخص ص 203، بحوالہ خلافت امویہ اور ہندوستان ص 108

⁴ ہندوستان میں عربوں کی حکومت ص 189 قاضی اطہر مبارکپوری، مطبوعہ مکتبہ عارفین کراچی
1287ھ/1967ء

⁵ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص 18

⁶ یاقوت بن عبد اللہ حموی، معجم البلدان، ناشر: دار الفکر - بیروت - 2 / 495

⁷ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان (المتوفی: 748ھ)، سیر أعلام النبلاء، ناشر: مؤسسة لرسالة،
طبع سوم 1405ھ 1985ء 9 / 15

⁸ معجم البلدان، ناشر: دار الفکر - بیروت - 2 / 495

⁹ سمعانی عبد الکرم بن محمد بن منصور (م 562ھ) کتاب الانساب 2 / 523

¹⁰ سیر أعلام النبلاء، ناشر: مؤسسة لرسالة، طبع سوم 1405ھ 1985ء جلد 15 ص 10

¹¹ ایضاً 15 / 10

¹² ذہبی ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ناشر مؤسسة لرسالة، ج 27 ص 258

¹³ سندھ وہند کی قدیم شخصیات ص: 129

¹⁴ ابن عساکر ابو قاسم علی بن حسن بن ہبہ اللہ (م 571ھ)، تاریخ دمشق، ناشر: دار الفکر للطباعة والنشر

والتوزیع، سن طباعت 1415ھ 1995ء 14 / 307

¹⁵ سندھ وہند کی قدیم شخصیات، ناشر مکتبہ خدیجہ الکبریٰ اردو بازار کراچی۔ ص 177

¹⁶ بغدادی ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی (وفات 463ھ) تاریخ بغداد، ناشری والغرب

الاسلامی - بیروت طبع اولیٰ 1422ھ 2002ء 9 / 286

¹⁷ ایضاً 9 / 286

¹⁸ رجال السند والہند صفحہ 397

¹⁹ ابن جوزی ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد، صفوة الصفوة، ناشر: دار المعرفہ - بیروت، طبعہ ثانیہ

113 - 111 / 4، 1979-1999

²⁰ بغدادی احمد بن علی ابو بکر بغدادی - تاریخ بغداد - ناشر: دارالکتب العلمیہ - بیروت، 5 / 113

²¹ بغدادی احمد بن علی ابو بکر بغدادی - تاریخ بغداد - ناشر: دارالکتب العلمیہ - بیروت، 5 ج 5 ص 113

²² سمعانی عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی (562ھ)، الانساب، ناشر مجلس دائرة المعارف العثمانیہ

حیدرآباد، طبع اولیٰ 1382ھ 1962ء ج 5 ص 440

²³ سمعانی عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی (562ھ)، الانساب، ناشر مجلس دائرة المعارف

العثمانیہ حیدرآباد، طبع اولیٰ 1382ھ 1962ء، 5 / 441-440

²⁴ سمعانی عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی سمعانی مروزی (م 562ھ)، الانساب، ناشر مجلس دائرة

المعارف عثمانیہ، حیدرآباد طبع اولیٰ 1382ھ 1962ء جلد 5 / 440

²⁵ صہبانی اسماعیل بن محمد بن فضل بن علی قرشی (م 535ھ) الحجۃ فی بیان الحجۃ وشرح عقیدہ اہل السنۃ،

ناشر: دارالرایہ - ریاض سعودیہ طبع ثانیہ 1419ھ 1999ء 2 / 349-348